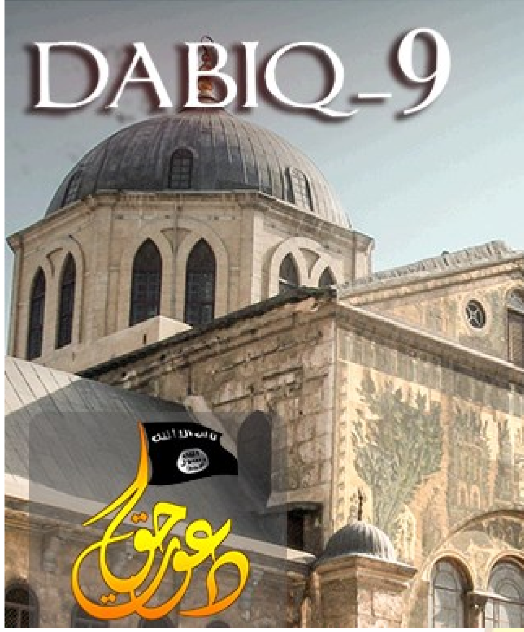
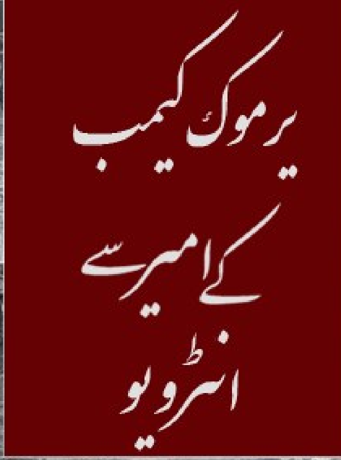
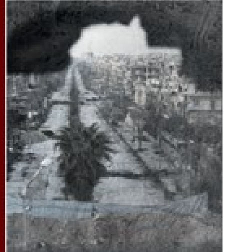









بسم اللہ الرحمن الرحیم

یرموک کیمپ کے علاقے

کے امیر سے انٹرویو

دابق شمارہ 9 کے مضمون کا اردو ترجمہ

ایک ایسے وقت میں جب اسلامی ریاست مستقبل میں ملاحم کے دوران مؤمنین کے مضبوط ٹھکانے کی طرف پیش قدمی جاری رکھے ہوئے ہے، ولایہ دمشق میں اس ماہ کی فتوحات کو سامنے رکھتے ہوئے دابق نے اس ولایہ کے یرموک کیمپ پر مشتمل علاقے کے امیر سے متعدد سوالات کیے۔ یہ سوالات اور ان کے جوابات ذیل میں دیے جارہے ہیں۔

دابق: یرموک کیمپ کا محاصرہ کب شروع ہوا اور کیمپ کے لوگوں پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

یرموک: سب تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہیں، اور درود و سلام ہو شادمان مجاہد ﷺ پر اور آپ ﷺ کے صحابہؓ اور اہل بیتؓ پر۔ اما بعد: اے اللہ، کچھ بھی آسان نہیں سوائے اس کے جسے تو نے آسان کر دیا اور تو غموں کو سہل بنا دیتا ہے اگر تو چاہے۔ اے اللہ ہمیں خالصتاً اپنے وجہ الکریم کے لیے اپنے راستے میں شہادت عطا فرما۔

در اصل دمشق کا سارا محاصرہ چار سال پہلے شروع ہوا۔ یرموک کیمپ اس محاصرے کا حصہ نہیں تھا۔ اسد انتظامیہ نے ضلع عقربہ اور بیت سہم میں پائے جانے والے ضخیم گودام خالی کرنے کے لیے خطے میں آزاد شامی فوج (Free Syrian Army/FSA) کی قیادت کے ساتھ ملی بھگت کر کے کیمپ کو کھلا رکھا ہوا تھا۔ یہ علاقے اسد انتظامیہ کے گودام تھے جہاں وہ چینی، چاول، برغل (ایک طرح کا دلیہ) وغیرہ جیسی رسد محفوظ کرتے تھے، اور وہ گوداموں سے خوراک کی رسد کو باہر نکال کر لے جانے کے لیے یرموک کیمپ کو استعمال کرتے تھے۔

اسد انتظامیہ تقریباً ایک سال تک اس شیطانی منصوبے پر عمل پیرا رہی، یہاں تک کہ گودام اور بڑے کارخانے اچھی طرح خالی کر لیے گئے اور علاقے میں مسلمانوں کے بمشکل ایک دوماہ کے گزارے جتنی مقدار کے علاوہ کچھ نہ بچا۔ یہ کام اکناف بیت المقدس والوں کی آنکھوں کے سامنے مکمل ہوا اور وہی لوگ تھے جو کیمپ کی طرف جانے والے واحد راستے کی نگرانی کرتے تھے۔ 15 رمضان المبارک 1433ھ کو راستہ بند کر دیا گیا اور یہ وہ وقت تھا جب بھوک نے مسلمانوں کے جسموں پر یورش کر دی اور موت نے ان کی روحوں کی فصل کاٹنی شروع کر دی، یہاں تک کہ 170 سے زیادہ لوگ خوراک کی کمی اور بھوک کی وجہ سے لقمہء اجل بن گئے۔

دابق: اکناف بیت المقدس اور حماس کے درمیان کیا تعلق ہے؟ کیا حماس نے فوجی، آپریشنل، سیاسی، یا پراپیگنڈا کے لحاظ سے اسلامی ریاست کے خلاف جنگ میں حصہ لیا ہے؟

یرموک: اکناف بیت المقدس جنوبی دمشق میں حماس کی شاخ ہے۔ یہ دھڑا شام میں حالیہ واقعات کے آغاز کے وقت ایک بنیادی مقصد کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ مقصد تھا "انقلابی" سمجھی جانے والی ایک ایسی داخلی قوت پیدا کرنا جو ساتھ ساتھ اسد انتظامیہ کے زیر کنٹرول دمشق کا دفاع کرنے والے محافظوں کا کردار ادا کرتی رہے، اور اکناف اس کام میں کامیاب ہو گئے۔ جہاں تک حماس اور اکناف کے درمیاں تعلق کی بات ہے تو اس دھڑے کے تین بانی قائدین کے نام یہ ہیں۔ ابو جعفر، اکناف بیت المقدس کا جنرل کمانڈر، حماس کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہے۔ ابو احمد الزعموت، "چانسلر" کے نام سے مشہور عسکری کمانڈر ہے۔ حماس میں اس کی سابقہ حیثیت خالد مشعل کے ذاتی محافظ کی تھی۔ نضال ابو الاعلیٰ، اکناف کا بانی رکن، حماس کے مشہور رہنما ابو مرزوق کے ذاتی مصاحب کے طور پر کام کرتا تھا۔

ہمارے پاس "ابو صہیب" یحیٰ حورانی نامی ایک شخص کی بات چیت موجود ہے۔ وہ الشتات کیمپ کا کمانڈر رہے اور وہ حماس اور اکناف کے جنرل کمانڈر ابو جعفر کے درمیان رابطے کا کام کرتا ہے۔ یہ بات چیت حماس کی طرف سے اکناف کی حمایت کا پول کھول دیتی ہے۔

جہاں تک اکناف کی اسلامی ریاست کے خلاف جنگ کا تعلق ہے تو اسلامی ریاست کے اعلان کے وقت اکناف نے اسلامی ریاست کے خلاف عسکری لڑائی کرنے کی جرات نہیں کی۔ البتہ اس نے اسلامی ریاست کے خلاف نظریاتی اور سیاسی جنگ اور پراپیگنڈا پر اکتفا کیا۔ لیکن یکم رمضان 1435ھ کو اسلامی خلافت کے اعلان کے بعد اور دھڑوں اور صحوات کے درمیان پائے جانے والے لالچ کے باعث، اکناف نے پہلی مرتبہ اسلامی ریاست کے خلاف عسکری جنگ میں حصہ لیا۔ جنگ تقریباً آٹھ ماہ تک جاری رہی۔ تب ہم تعداد میں کم تھے جب کہ صحوات تعداد میں ہم سے کہیں زیادہ تھے۔ لیکن صرف اللہ کے فضل سے ہم

اُنہیں الحجر الاسود سے نکال باہر کرنے میں کامیاب ہوگئے جو دمشق میں اسلامی ریاست کا مضبوط گڑھ ہے۔ ہم نے انہیں بھاری انسانی نقصان سے دوچار کیا، اور ان کے 300 سے زیادہ فوجی زخمی ہوئے یا مارے گئے۔ زیادہ تر زخمی علاج کے لیے اسد انتظامیہ کے ہسپتالوں میں گئے۔

دابق: اکناف بیت المقدس اور نصیری انتظامیہ کے درمیان کیا معاہدہ تھا؟ جس "ہم آہنگی[1]" پر تقریباً دونوں جانب نے عمل درآمد کیا اس کی تفصیلات کیا ہیں؟

یرموک: معاہدہ یہ تھا کہ علاقے میں جاری تنازعہ میں یرموک کیمپ کو غیر جانبدار رکھا جائے اور اسے اُن فلسطینی دھڑوں کے حوالے کر دیا جائے جو نصیری انتظامیہ کے اتحادی ہیں، جن نمائندگی احمد جبریل کی جنرل کمانڈ ملیشیا، فلسطینی تنظیمِ آزادی (PLO)، اور بعض دوسرے دھڑے کرتے ہیں۔ "چانسلر" ابو احمد کو حوالگی کے لیے بات چیت کرنے کا کام دیا گیا تھا۔ اسے ابو جعفر نے مقرر کیا تھا اور اس نے سازش مکمل ہونے کے قریب پہنچنے پر کھلے عام تعاون شروع کر دیا۔ ہمارے جاسوسی ذرائع کو اس غداری کے بارے میں کوئی شک نہیں۔ اس معاملے میں امدادی ڈبوں کے ذریعے اسلحے اور فوجی ساز و سامان کی سمگلنگ شامل تھی، اور یہ وہ چیز ہے جس نے ہمیں فوری طور پر مداخلت کرنے اور مشن کو شکست دینے پر مجبور کیا۔

دابق: اسلامی ریاست کے کیمپ کو قبضے میں لینے کے بعد اکناف دھڑے کے فوجیوں کے بارے میں متضاد خبریں آئیں۔ بعض خبروں کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے نصیری انتظامیہ کے سامنے ہتھیار ڈال دیے تھے۔ دوسروں کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے توبہ کر لی تھی اور اسلامی ریاست کی بیعت کر لی تھی۔ کچھ اور کا دعویٰ تھا کہ وہ نصیری انتظامیہ کے علاقے کی طرف فرار ہوگئے تھے اور اُن کے ساتھ مل کر اسلامی ریاست کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ اس دھڑے کے ساتھ اصل میں ہوا کیا؟ کیا یہ اب بھی موجود ہے؟

یرموک: کیمپ میں اسلامی ریاست کے داخل ہونے اور اکناف اور علاقے کے دیگر دھڑوں پر کاری ضرب لگانے سے اکناف تین حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ پہلے حصے نے اسلامی ریاست کے سامنے ہتھیار ڈال دیے اور اپنا خون بچالیا۔ یہ کوئی ستر کے قریب ہوں گے۔ یہ تب ہوا جب ان کے سامنے صورتِ حال واضح ہوگئی اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے اکناف کی خیانت اور غداری کا مشاہدہ کر لیا۔ اس میں اکناف کی قیادت کا کیمپ کے مضافات میں محاصرے کے بعد اسد انتظامیہ کی طرف نکل جانا، اور اسلامی ریاست کے خلاف جنگ کے لیے سیدی مقداد گزر گاہ کے راستے نئے منصوبوں کی ذمہ داری، افراد، اور اسلحہ لے کر علاقے میں واپس آنا شامل تھا۔ ان کے کچھ ارکان کے پاس شہادتیں موجود ہیں جو اسد انتظامیہ کا انہیں اسلحہ اور خوراک مہیا کرنا اور اکناف کے شانہ بشانہ اسلامی ریاست کے خلاف لڑنے کے لیے انتظامیہ کے عناصر کا داخل ہونا ثابت کرتی ہیں۔

اکناف کے دوسرے حصے نے احمد جبریل کی "جنرل کمانڈ" ملیشیا کے ساتھ شمولیت اختیار کر لی۔ وہ اور اسد انتظامیہ اس وقت کیمپ کے مضافات میں لڑ رہے ہیں۔

تیسرا حصہ اکناف کی قیادت کے ساتھ "ہم آہنگی" کے علاقوں (یلدا، بابیلا، اور بیت سہم) کو واپس آ گیا۔ اسد انتظامیہ نے ان کو کیمپ سے نکلنے کے بعد سیدی مقداد گزرگاہ کے راستے واپس علاقے میں داخل کیا اور وہ اس وقت زہران علّوش کے ملیشیا اور دوسرے دھڑوں کے ساتھ مل کر اسلامی ریاست کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

دابق: خبریں ہیں کہ کچھ دھڑے کیمپ کو بھیجی گئی خوراک ذخیرہ کر لیتے تھے، اور یہ کہ ایک کلو چاول کی قیمت اب تیرہ ہزار شامی پاؤنڈ سے بھی زیادہ ہے، اور سینکڑوں اموات بھوک کے ہاتھوں ہوئیں۔ کیا یہ درست ہے کہ کچھ دھڑے مسلمانوں کی جانوں کی قیمت پر محاصرے سے پیسہ بناتے رہے ہیں؟ یہ قائد اور دھڑے کون سے ہیں؟

یرموک: کیمپ پر چھاپے کے بعد اسلامی ریاست کو گودام ملے جو اکناف کی ملکیت تھے۔ یہ گودام اس خوراک کی رسد سے بھرے ہوئے تھے جو کیمپ کو امدادی خوراک کی ترسیل اور تقسیم کی ذمہ داری اکناف کو ملنے کے بعد ذخیرہ کی گئی تھی۔ یہ بات علاقے میں کسی سے بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ لواء الاسلام، ابابیل حوران اور شام الرسول جیسے جنگجو دھڑوں کو محاصرے کی تکلیفوں میں سے کبھی نہیں گزرنا پڑا۔ وہ خوراک اپنے لیے اور اپنے جنگجوؤں کے لیے ذخیرہ کر لیتے تھے، اور بعض اوقات عوام کے لیے خوراک کی قیمتیں ریکارڈ سطح پر پہنچ جاتی تھیں۔ ایک کلو گرام چاول اور برغل کی قیمت پندرہ ہزار شامی پاؤنڈ تک پہنچ گئی۔ ان دھڑوں کے خلاف ڈھیروں ثبوت ہیں اور ہمارے پاس لواء الاسلام کے گوداموں کی تصوریں ہیں جو ہم نے یلدا میں ان پر چھاپوں کے بعد کھینچیں۔ ان کے گودام خوارک کی رسد سے اٹے پڑے تھے۔ یہ نہ صرف بنیادی اور ضروری رسد سے بلکہ مٹھائیوں، خشک میووں اور کھجوروں سے بھرے ہوئے تھے۔ یہ دھڑے "ہم آہنگی" کے علاقوں میں مسلمانوں کی بھوک پر مسلسل اب تک تجارت کرتے چلے آ رہے ہیں اور وہ علاقے میں داخل ہونے والی زیادہ تر خوراک کو ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ وہ تو امدادی خوراک کو صرف "ہم آہنگی" کے علاقوں میں رہنے والے یرموک خاندانوں میں تقسیم کرنے کا اعلان کر کے کیمپ کو مسلمان رہائشیوں سے خالی کرانے تک کی سازش کر چکے ہیں۔

دابق: کیمپ کے لوگوں کا اسلامی ریاست کے سپاہیوں کے ساتھ کیا رویہ تھا؟

یرموک: بھاری پیمانے پر پراپیگنڈا جنگ اور میڈیا کے گمراہ کن دعووں کی وجہ سے کیمپ کے مسلمانوں میں بہت زیادہ خوف تھا، کیوں کہ ان کے سامنے اسلامی ریاست کی یہ تصویر رکھی گئی تھی کہ اُنہیں مارنا اور ذبح کرنا پسند ہے اور وہ محض شک کی بنا پر بھی لوگوں کو مار دیتے ہیں۔ انہوں نے تو یہاں تک دعویٰ کر رکھا تھا کہ اسلامی ریاست سگریٹ پینے والوں کی انگلیاں کاٹ دیتی ہے۔ اسلامی ریاست کے نئے دشمنوں نے بہت سی دوسری گھسی پٹی افواہیں بھی پھیلا رکھی تھیں۔ ہم نے کیمپ کو آزاد کرانے کے پہلے دن ایک سے زیادہ موقع پر جذباتی صورتحال کا سامنا کیا۔ ایک جگہ ایک مسلمان خاتون اپنے بچوں کے ساتھ ہماری طرف نکلی اور درخواست کی کہ ہم اسے مار دیں لیکن لونڈی نہ بنائیں! حسبی اللہ ونعم الوکیل! تب ہم نے اسے کھانا اور مدد پیش کی اور حقیقت اس پر واضح کی۔ کچھ دن بعد وہ واپس آئی اور اسلامی ریاست کا دفاع کرتے ہوئے کہا، "اللہ کی قسم، میں نے ان سے اچھائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھا اور جو تبدیلی یہ کیمپ کے لوگوں کے لیے چند دنوں میں لے آئے ہیں وہ دھڑوں کی طرف سے ہمیں سالوں میں بھی مہیا نہیں کی گئی!"

دابق: کیمپ میں اب کیا صورتِ حال ہے؟

یرموک: کیمپ میں اب صورتِ حال اچھی ہے، الحمدللہ۔ اب کیمپ خلافت کے سائے میں رہ رہا ہے۔ خوراک کی صورتِ حال بہتر ہوئی ہے، سب سے پہلے اللہ عزوجل کے فضل سے، اور اس کے بعد خلافت کے سپاہیوں کے کیمپ میں داخل ہونے سے۔ لیکن یہ صورتِ حال نصیری انتظامیہ اور علاقے میں اس کے گماشتوں کے لیے ساز گار نہیں۔ چنانچہ اسد انتظامیہ نے کیمپ پر سینکڑوں دھماکہ دار بیرلوں اور راکٹوں کی بارش شروع کر دی اور اسلامی ریاست کو کیمپ سے نکال باہر کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو شیطانی شیوخ کی حمایت کے لیے ورغلانا شروع کر دیا۔ انہوں نے اندرونی اور بیرونی طور پر مختلف قسم کے دباؤ کی بھرمار کر دی۔ دباؤ کی ایک شکل یہ تھی کہ "ہم آہنگی" کے علاقوں اور کیمپ کے درمیان چوکیوں کا قیام کیا جائے اور ساتھ ساتھ کیمپ اور الحجر الاسود کے رہنے والوں کے لیے کسی قسم کی خوراک کی رسد کو اندر آنے سے روکا جائے۔ جیسے میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا تھا کہ وہ امدادی خوراک کو خاص "ہم آہنگی" کے علاقوں میں ہی تقسیم کرتے تھے۔ یہ مقصد "جنرل کمانڈ" ملیشیا کے ذریعے حاصل کیا گیا کیوں کہ یہ ملیشیا اسد انتظامیہ کی وفادار ہے۔

دابق: بہت سے مسلمانوں کو امید ہے کہ کیمپ کی آزادی دمشق کی آزادی کی طرف ایک قدم ہے۔ آپ کیمپ کی آزادی کے بعد نصیری انتظامیہ کے خلاف جنگ کا مستقبل کیسے دیکھتے ہیں؟

یرموک: ہمارا پہلا اور بنیادی ہدف دمشق کی آزادی ہے اور یرموک کیمپ کی آزادی اس مقصد کے حقیقت بننے کی طرف پہلا قدم ہے۔ البتہ، معاملہ آسان نہیں ہے، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں دمشق، القدس، اور روم کو آزاد کرانے کی قوت عطا کرے۔ لیکن ایک چیز کا ذکر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ علاقے میں بہت سے دھڑے اسد انتظامیہ کے کنٹرول والے دمشق کی حفاظت کے لیے اور دمشق میں داخل ہونے کی ہماری کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے بنائے گئے تھے۔ اسلامی ریاست نے ان دھڑوں کے خلاف جنگ شروع کی اور ان کے منصوبوں کو فاش کیا۔ اس میں "محافظین دمشق" کی چوتھی ڈویژن کا منصوبہ بھی شامل ہے۔ اسلامی ریاست اس ڈویژن کو تباہ کرنے اور اس کی قیادت کو ختم کرنے کے لیے اٹھی، لیکن اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ ڈویژن کا کمانڈر، "بیان مزعل" نام کا آدمی، فرار ہو گیا۔ اب وہ اسد انتظامیہ کے ایک جاسوسی کے محکمے میں کام کرتا ہے۔ دوسرا دھڑا جو چوتھی ڈویژن کے متبادل کے طور پر بنایا گیا تھا وہ اکناف تھا اور اللہ کے فضل سے انہیں تباہ کیا جا چکا ہے۔ نیا متبادل جو سامنے آیا ہے وہ لواء شام الرسول اور زہران علّوش ملیشیا ہے اور اس وقت ان شاء اللہ دمشق کی لڑائی کے لیے تیاری کے ساتھ ساتھ علاقے سے ان کی خلاصی بھی جاری ہے۔

دابق: کیمپ کے قریب والے الحجر الاسود اور یلدا جیسے علاقوں کی صورتِ حال کیا ہے؟

یرموک: دمشق کا جنوبی علاقہ دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے۔ پہلے حصے نے اسد انتظامیہ کے ساتھ "ہم آہنگی" میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور وہ رفتہ رفتہ اسد انتظامیہ کے کنٹرول میں واپس جا چکا ہے۔ اس میں یلدا، ببیلا اور بیت سہم شامل ہیں جہاں صحوات غالب ہیں اور وہاں نصیری انتظامیہ کی اتحادی تین شخصیات حکمران ہیں۔ اسد انتظامیہ کی طرف سے افسران اور اہلکار ان علاقوں میں روزانہ کی بنیادوں پر داخل ہوتے ہیں۔ یہ سب کچھ لواء الاسلام کے "مجاہدین" کہلانے والوں اور دوسرے دھڑوں کی آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے۔

دوسرا حصہ الحجر الاسود، الیرموک، اور التدامن ہے۔ یہ وہ علاقے ہیں جہاں خلافت کے سپاہی موجود ہیں۔ یہاں لڑائی شدید ترین ہے، اس کے محاذ جنگ کے شعلوں کی زد میں ہیں، اور ان علاقوں میں روزانہ کی بنیاد پر گولہ باری ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل سے، یہ علاقے اب اللہ کے قانون کے تحت ہیں۔

دابق: اسلامی ریاست کے خلاف جنگ میں "جیش الاسلام"، اس کے "اسلامی" محاذ، اور زہران علّوش کا کیا کردار ہے؟ کیا ان کے اور شیعہ دھڑوں اور "ہم آہنگی" کے درمیان تعاون موجود ہے؟

یرموک: جیش الاسلام اور علاقے کے دوسرے دھڑوں کی کاروائیاں اپنی توپوں کا رخ اسلامی ریاست اور اس کے حامیوں کی طرف موڑنے تک محدود ہیں، جب کہ اسد انتظامیہ کے ساتھ صحوہ کی سرحدیں پُر سکون ہیں۔ ہم نے پچھلے تقریباً ایک سال سے ان (اسد انتظامیہ اور صحوہ) کے درمیان کسی ٹکراؤ کا مشاہدہ نہیں کیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ، جیسا کہ ہم نے پہلے کہا، وہ تین علاقوں میں "ہم آہنگی" کی حفاظت کر رہے ہیں اور اپنی فوجوں، ہتھیاروں اور اسلحہ کو اسلامی ریاست کے خلاف لڑائی کے لیے بچا کر رکھے ہوئے ہیں۔ رافضی میڈیا سمیت تمام میڈیا وفود ان دھڑوں کی حفاظت میں اندر آتے ہیں، جب کہ نیشنل ڈیفنس فورس انہی دھڑوں نے تشکیل دی تھی، اور ان کے دفاتر "ہم آہنگی" کے ان علاقوں میں موجود ہیں۔ اسد انتظامیہ کے فوجی قافلے علّوش کے "اسلامی" محاذ کی چوکیوں سے اندر آتے اور باہر جاتے ہیں۔ اسلامی ریاست کی پوزیشنوں پر صحوات کے حملوں کی تمام کوششوں کا آغاز ان پوزیشنوں پر اسد انتظامیہ کے فضائی حملے سے ہوتا ہے۔ حالیہ دنوں میں، ہم نے ان علاقوں میں اسلحہ کی بھاری تعداد داخل ہوتے ہوئے اور خصوصی طور پر صرف اسلامی ریاست کے خلاف لڑنے والے دھڑوں میں تقسیم ہوتے دیکھی ہے۔ یہ بات نوٹ کرنے والی ہے کہ جب کبھی صحوات اسلامی ریاست کے خلاف لڑائی شروع کرتے ہیں تو "ہم آہنگی" والے علاقوں میں امداد کی بھرمار ہو جاتی ہے اور حمایتی قوتیں ان دھڑوں (جیش الاسلام، شام الرسول، ابابیل حوران) پر پیسے کی بارش کر دیتی ہیں۔ یہ وہ دھڑے ہیں جو خود کو اعتدال پسند کہتے ہیں۔

دابق: اب صحوات کا عمومی طور پر ولایہ دمشق کے خلاف اور خاص طور پر یرموک کیمپ کے خلاف کیا منصوبہ ہے؟

یرموک: پچھلے چند ہفتوں اور مہینوں کے دوران اسلامی ریاست کے خلاف خصوصاً جنوبی دمشق میں لڑنے کے لیے اتحاد کی تشکیل دیکھنے میں آئی ہے۔ دین کے دشمن زیادہ تر زہران علّوش پر انحصار کرتے ہیں جو کافر مغرب اور خلیج میں اس کی کٹھ پتلی حکومتوں کے منصوبوں پر عمل پیرا ہونے کے لیے کام کرتا ہے۔ حال ہی میں زہران نے مغرب کو اور خلیج میں اس کے طاغوت حامیوں کو سوشل نیٹ ورکس پر شائع ہونے والی اپنی متعدد تقریروں کے ذریعے اپنی حمایت کے اعادے کا پیغام بھیجا ہے، جس کے مطابق اس نے اپنی تمام فوجیں اسلامی ریاست کے خلاف لڑنے کے لیے لگا رکھی ہیں، جب کہ اسد انتظامیہ کے ساتھ ملنے والی سرحدیں مکمل سکون کے ساتھ چھوڑ رکھی ہیں اور مشرقی غوطہ کا محاصرہ توڑنے کے لیے یہ مسلح افواج کوچ نہیں کر رہیں۔

القنیطرہ اور القلمون میں ان کا کوچ کرنا صاف دیکھا جا سکتا تھا۔ حالیہ چند دنوں کے دوران، اسد انتظامیہ نے جیش الاسلام کے فوجی قافلوں کا نکل کر مشرقی قلمون کی طرف جانا آسان بنا دیا تھا تاکہ وہ ان کی طرف سے اسلامی ریاست سے لڑ سکیں۔ یہ اتحاد دوسری جگہوں پر بھی، جنوبی دمشق میں بالعموم اور یرموک کیمپ میں بالخصوص، بڑے پیمانے پر منعکس ہوئے ہیں۔ ان دھڑوں (جیش الاسلام، شام الرسول، ابابیل حوران) نے جنوبی دمشق میں اسلامی ریاست کا

محاصرہ کرنے کے لیے بڑے منصوبے ترتیب دے رکھے تھے۔ ان دھڑوں نے خفیہ منصوبوں کے تحت طے شدہ "ہم آہنگی" کے علاقوں سے اسلامی ریاست کو نکال باہر کرنے کے لیے لڑائی شروع کر دی کیوں کہ خلافت "ہم آہنگی" کو سراسر رد کرتی ہے اور جو کوئی ایسی کسی کوشش کے پیچھے لگتا ہے وہ اس سے لڑتی اور اس کو گرفتار کرتی ہے۔ فوراً ہی اسلامی ریاست نے ان کی خطرناک چالوں کو دریافت کر لیا اور انہیں ناکام بنانا شروع کر دیا۔ اللہ کی مدد سے علاقے کو نصیری انتظامیہ کے حوالے کرنے کا منصوبہ شکست سے دوچار ہوا۔

دابق: کیا ان دھڑوں میں سے کوئی اسلامی ریاست کے ساتھ شامل ہونے میں دلچسپی ظاہر کرتا ہے؟ کیا دھڑوں کے کچھ سپاہی اور بریگیڈز اسلامی ریاست کو بیعت دینے کے لیے آئے ہیں؟

یرموک: الحجر الاسود کے علاقے میں صحوات کو کچلنے اور اللہ کی طرف سے اسلامی ریاست کو عظیم فتح ملنے کے بعد اسلامی ریاست کے خلاف لڑنے والے دھڑوں کے سپاہیوں نے خود کو دوراہے پر کھڑا پایا۔ اس لڑائی کے بعد اسلامی ریاست پہلے سے زیادہ طاقتور بن گئی اور اس طرح حق کے متلاشیوں پر اس کی حقیقت زیادہ واضح ہو گئی، اور دھڑوں کے کتنے ہی سپاہی اسلامی ریاست کے منعقدہ شریعت سیمیناروں میں شرکت کے لیے جوق در جوق آئے۔ شرکاء سینکڑوں کی تعداد میں تھے، والحمدللہ۔ ہم نے علاقے کی کئی مشہور بٹالینوں کی بیعت اطاعت کا مشاہدہ کیا جو پوری طرح اسلامی ریاست میں ضم ہو گئیں۔

دابق: اسد انتظامیہ نے کیمپ کے خلاف بیرل بم استعمال کرنے کا اقدام کیوں کیا؟

یرموک: اسلامی ریاست جس علاقے کا بھی کنٹرول سنبھالتی ہے وہاں یہ ضرور ہوتا ہے کہ اسد انتظامیہ مختلف قسم کے فضائی حملوں کی بھرمار کر دیتی ہے۔ انتظامیہ کے ان حملوں کے کئی مقاصد ہوتے ہیں، جن میں مقامی آبادی کو اسلامی ریاست کے کنٹرول والے علاقوں کو چھوڑ کر "ہم آہنگی" والے علاقوں میں داخل ہونے پر مجبور کرنا شامل ہے، تاکہ اسلامی ریاست کے خلاف صحوہ کی جنگ کو تقویت دی جا سکے، اور عوام کو پیغام دیا جا سکے کہ اسلامی ریاست کے زیرِ انتظام ہر علاقہ پوری طرح تباہ کر دیا جائے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ دوسرے علاقوں پر قبضہ کرنے کی اسلامی ریاست کی کسی بھی کوشش سے ان علاقوں کے عوام خوفزدہ ہو جائیں گے۔ یہ حملے اسد انتظامیہ کی طرف سے اسلامی ریاست کو مزید پیش قدمی سے باز رکھنے کی مایوسانہ کوشش کا کام بھی کرتے ہیں۔ یہ اسد انتظامیہ کے عسکری دیوالیہ پن کا ثبوت ہے۔ جب بھی اسلامی ریاست پیش قدمی کرتی ہے اور نصیری فوج اور جنگجوؤں پر شدید نقصانات مسلط کرتی ہے، انتقاماً اسد انتظامیہ مسلمانوں کے رہنے کی جگہوں پر اوبڑ کھابڑ حملے شروع کر دیتی ہے۔

دابق: زہران علّوش کے ترکی کے حالیہ دورے کے بارے میں آپ کا کیا موقف ہے؟ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مرتدین "طوفانِ اولوالعزمی" کو اپنی صحوات کے دفاع میں شام تک لے جانے کی کوشش کریں گے؟

یرموک: زہران علّوش کا ترکی کا دورہ اور شام میں لڑنے والے بڑے دھڑوں کے متعدد رہنماؤں سے ملاقات کے اپنے پہلو اور نتائج ہیں۔ یہاں تک کہ الغوطہ میں ٹریننگ سیمینار کی گریجویشن کے موقع پر زہران کی فوج کا مظاہرہ بنیادی طور پر مغربی اقوام اور خلیج میں ان کی کٹھ پتلی حکومتوں کے لیے پیغام تھا کہ وہ دارالحکومت دمشق کی حفاظت کے لیے تیار ہیں۔ زہران کی ترکی روانگی سے مشرقی غوطہ کے متعدد دھڑے تحلیل ہو گئے اور انہوں نے زہران کی فوج میں

شمولیت اختیار کر لی۔ ہمیں یقین ہے کہ زہران علّوش کو دار الحکومت میں داخل کرنے کے لیے خلیج اور مغرب سے اچھی خاصی حمایت ملنے والی ہے، یہاں تک کہ اگر اس معاملے کے لیے ایک "طوفانِ اولوالعزمی" بھی درکار ہوا جیسا یمن میں دیکھا گیا، تو وہ مہیا کریں گے۔

دابق: آپ اسلام کے مستقبل، ملاحم اور ملاحم الکبریٰ، کے حوالے سے دمشق کی اہمیت سے واقف ہیں۔ اس وقت مسلمان کس طرح ولایہ دمشق کے مجاہدین کی نصرت کر سکتے ہیں؟

یرموک: ہمارے لیے قابلِ تقلید اور عالی شان نبی ﷺ نے دمشق کی بہت تعریف فرمائی اور یہ متعدد صحیح روایات میں مذکور ہے۔ دمشق ملاحمِ کبریٰ (عظیم خونیں جنگوں) میں مسلمانوں کا کیمپ ہو گا۔ لیکن ہر مسلمان جو یہاں آ نہیں سکتا اور جہاد کرنا چاہتا ہے اور اسلامی ریاست کی نصرت کرنا چاہتا ہے، وہ جہاں کہیں ہے وہیں سے ایسا کر سکتا ہے۔ بالکل اس طرح جیسے مسلمانوں کے خلیفہ (اللہ ان کی حفاظت فرمائے) نے اپنے تازہ ترین خطبہ میں کہا تھا۔ رباط (اسلامی ریاست کی سرحدوں پر چھاؤنی برداری وغیرہ) میں مصروف ہمارے مسلمان بھائیوں کی طرف سے ایک سادہ سی دعا بذاتِ خود نصرت ہے–ہمارے لیے ایک بڑی نصرت۔ خلافت کی نصیریہ اور رافضہ کے خلاف ہر پیش قدمی، ایک نئی بیعت کے ذریعے خلافت کے ساتھ یک جہتی کا ہر اظہار، اور صحوہ کے حامیوں (صلیبیوں اور آلِ سلول) کے خلاف ہر ایک حملہ دمشق میں مجاہدین کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اللہ خلافت کی افواج کو دمشق آزاد کرانے میں سہولت اور آسانی عطا فرمائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

---

1 یہ اصطلاح متعدد صحوہ دھڑوں اور اور اسد انتظامیہ کے درمیان خفیہ منصوبہ کا حوالہ ہے جس کے مطابق صحوہ نے اپنی غداری کے بدلے میں سہولیات کی ضمانت ملنے کے بعد اپنا علاقہ اسد انتظامیہ کے حوالے کر دینا تھا۔

ترجمہ دعوتِ حق

رمضان المبارک 1436ھ